بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی چیز کو دیکھے بغیر نظر بد لگ سکتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا نظر بد دیکھنے سے ہی لگتی ہے یا کسی شے کو دیکھا نہ ہو اور دیکھے بغیر اس کی تعریفیں کریں اس سے بھی نظر لگ سکتی ہے؟

جواب

ایک شخص سے کسی دوسرے کو ضرر کئی طرح پہنچ سکتا ہے، جیسے ہاتھ پاؤں سے باقاعدہ کسی کو مارنا، زخمی کرنا، یا زبانی جیسے گالی دینا، یا غیر مرئی انداز سے جیسے جادو یا نظر بد یا کسی اور طرح سے۔ ان اقسام میں جو نظر بد کی صورت ہے اس کے متعلق ائمہ امت رحمھم اللہ نے صراحت فرمائی ہے کہ نظر دیکھنے والے کی آنکھ کی تاثیر سے لگتی ہے یعنی جب کسی شے کو پسندیدہ نظروں سے دیکھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے یا ضرر ہی کی نیت سے دیکھے، لہٰذا نظر بد والی صورت میں تو دیکھنا ہی ضروری ہے، دیکھے بغیر محض تعریف کرنے سے نظر نہیں لگتی البتہ غیر مرئی نقصان پہنچنا نظر بد ہی پر موقوف نہیں بلکہ ممکن ہے کہ نظر بد نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے ضرر پہنچے۔ عاملین کو ان چیزوں کی کامل پہچان نہیں ہوتی، لہٰذا وہ بہت سی چیزوں اور اثرات کو آپس میں مکس کر دیتے ہیں۔

نظر بد، دیکھنے ہی سے لگتی ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمدۃ القاری میں ہے: ”روى النَّسَائِيّ من حَدِيث عَامر بن ربيعَة ”أَن النَّبِي صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِذا رأى أحدكُم من نَفسه أَو مَاله أَو أَخِيه شَيْئا يُعجبهُ فليدع بِالْبركَةِ، فَإِن الْعين حق“ ترجمہ: امام نسائی نے عامر بن ربیعہ سے حدیث روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خود میں، اپنے مال میں یا اپنے مسلمان بھائی میں کوئی ایسی شے دیکھے جو اسے پسند آئے تو برکت کی دعا کرے، کیونکہ نظر لگنا حق ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 21، ص 266، ط: دار إحیاء التراث العربی)

امام ابو الفرج ابن الجوزی حنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”العين: نظر باستحسان يشوبه شيء من الحسد، ويكون الناظر خبيث الطبع كذوات السموم فيؤثر في المنظور إليه۔۔۔ فكذلك الآدمي“ ترجمہ: نظر لگنا: کہتے ہیں کسی شے کو پسندیدہ نظروں سے دیکھنے کو جس میں حسد کا کچھ حصہ شامل ہو، اور دیکھنے والا خبیث الطبع ہوتا ہے جیسے زہریلے جاندار تو وہ جسے دیکھے اس میں اثر انداز ہوتا ہے۔۔۔ اسی طرح آدمی کا معاملہ ہے۔ (کشف المشکل من حدیث الصحیحین، ج 2، ص 445، 446، مطبوعہ ریاض)

علامہ علی قاری حنفی لکھتے ہیں: ”وفي النهاية يقال: أصابت فلانا عين إذا نظر إليه عدو أو حسود، فأثرت فيه، فمرض بسببها۔۔۔ و مذهب أهل السنة أن العين يفسد ويهلك **<u>عند نظر العائن</u>** بفعل الله تعالى أجرى العادة أن يخلق الضرر عند مقابلة هذا الشخص بشخص آخر“ ترجمہ: نہایہ میں ہے کہا جاتا ہے کہ فلاں کو نظر لگ گئی، جب اسے کوئی دشمن یا حاسد دیکھتا ہے تو اس میں

اس کا دیکھنا اثرانداز ہوتا ہے جس کے سبب وہ مرض میں بتلا ہو جاتا ہے۔۔۔اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ نظر لگانے والے کے دیکھنے کے وقت آنکھ فساد پیدا کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فعل کی وجہ سے کہ اس نے عادت جاری فرمائی کہ ایک شخص کے دوسرے کے سامنے آنے کے وقت نقصان پیدا فرماتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح، ج7، ص2820،2870، دار الفکر)

امام نووی الشافعی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں: ”أما العين فهي إصابة العائن غيره بعينه“ترجمہ: نظر لگنا یہ ہے کہ نظر لگانے والا اپنی آنکھوں سے دوسرے کو مصیبت پہنچائے۔(شرح النووی علی مسلم، ج3، ص93، دار إحیاء التراث العربی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0447

تاریخ اجراء: 25ربیع الثانی1446ھ/29اکتوبر2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net